رسائل و مسائل

میری والدہ کی عمر ۶۵ برس ہے۔ ان کی حج پر جانے کی بہت تمنا تھی۔ اس دفعہ میں نے ان کے لیے درخواست دے دی۔ درخواست دینے کے بعد والد صاحب کا انتقال ہو گیا اور عدت کے ۱۲۰ دن حج کی آخری فلائٹ تک بھی پورے نہیں ہو پاتے۔ کیا کسی طرح سے بھی کوئی گنجائش ہو سکتی ہے کہ ان کی دیرینہ تمنا پوری ہو سکے کیونکہ ان کی صحت بھی دن بدن بہت خراب ہو رہی ہے اور اگلے حج تک شاید جانے کے قابل نہ رہ سکیں' اور پھر شاید محرم کا ساتھ بھی مل سکے یا نہ مل سکے۔

یہ معلوم کر کے صدمہ ہوا کہ جناب کے والد محترم انتقال فرما گئے ہیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون' اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی مغفرت فرمائے اور آپ حضرات کو صبر و اطمینان کی دولت سے نوازے۔ عدت پورا کرنے سے پہلے سفر حج پر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ حج فرض ہو یا نفل' اسی وقت فرض اور نفل ہوتا ہے جب اس سفر پر جانے کی استطاعت ہو۔ لیکن جو عورت عدت میں ہے وہ بحق شوہر اپنے گھر میں محبوس ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''تم میں سے وہ لوگ جو فوت ہو جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ دیتے ہیں' وہ (بیویاں) اپنے آپ کو روکے رکھیں چار مہینے دس دن'' (بقرہ ۲۳۴)۔ آپ اپنی والدہ صاحبہ کو عدت پورا کرنے کے بعد حج پر لے جانے کا اہتمام کریں۔ اگر مشیت الٰہی کی وجہ سے وہ حج نہ کر سکیں تو ان کا اجر ثابت ہے اور اصل مطلوب تو اجر ہی ہے۔

مشکوٰۃ شریف کے باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ میں ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اشعار پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور خرید و فروخت سے بھی' اور جمعہ کے دن جمعہ کی نماز سے پہلے حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا ہے (ابو داود، ترمذی)۔ اس حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں کہ کیا جمعے کی نماز سے پہلے مسجد میں جماعت اسلامی کا اجلاس منعقد کیا جا سکتا ہے؟ اگر کیا جا سکتا ہے تو اس حدیث کے آخری حصے کا مفہوم کیا ہے؟

نماز جمعہ سے پہلے' مسجد میں یا مسجد سے باہر' جماعت اسلامی کا اجتماع کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس

اجتماع کو نماز جمعہ سے پہلے ختم کر دینا چاہیے۔ حدیث شریف میں نماز جمعہ سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنے کی جو ممانعت آئی ہے اس کا مقصد خطیب کا خطبہ سننے کے بجائے حلقے بنا کر بیٹھنے سے روکنا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ تمام لوگوں کو یکسو ہو کر ایک امام کی طرف توجہ کرنا چاہیے، نہ یہ کہ اپنی اپنی ٹولیاں بنالیں اور افتراق و انتشار کا مظاہرہ کریں۔

۱۔ کئی لوگ اپنے گزرے ہوئے بزرگوں کو ثواب پہنچانے کے لیے پوری شب میں ختم قرآن مسجد کے لاؤڈ سپیکروں پر کراتے ہیں۔ آواز بہت دور تک جاتی ہے۔ بہت کم لوگ اسے توجہ سے سنتے ہیں۔ اس دوران رفع حاجت کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

۲۔ جمعہ کے دن لاؤڈ سپیکر پر ایک مسجد میں خطبہ پڑھا جا رہا ہوتا ہے دوسری مسجد میں تقریر ہو رہی ہوتی ہے، تیسری مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے، چوتھی مسجد میں جماعت ہو رہی ہوتی ہے۔ کیا امام صاحبان کو ایسا کرنا چاہیے، آوازیں گڈمڈ ہو رہی ہوتی ہیں اور نمازی نماز بھول جاتے ہیں۔

۳۔ جب کسی امام صاحب کا دل کرتا ہے، لاؤڈ سپیکر پر تلاوت، حمد، نعت خوانی یا مسجد کی تعمیر کے لیے چندہ مانگنا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی چندہ دیتا ہے تو کہا جاتا ہے، فلاں نے اتنی رقم دی ہے اور یہ سلسلہ کافی دیر چلتا رہتا ہے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

۴۔ جب مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر قرآن کی تلاوت ہو رہی ہو، تو جن گھروں تک آواز پہنچ رہی ہو ان کو کیا کرنا چاہیے، اور جن گھروں تک آواز صاف نہ پہنچ رہی ہو ان کو کیا کرنا چاہیے؟

۵۔ شبینہ میں جب تلاوت کی آواز سینکڑوں گھروں تک پہنچ رہی ہو، تو لوگوں کو کیا کرنا چاہیے؟

۶۔ کیا مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر کسی کی موت اور نماز جنازہ کا وقت بتایا جاسکتا ہے؟

قرآن پاک کا ادب تقاضا کرتا ہے کہ اسے ان لوگوں کے سامنے پڑھا جائے جو اسے سننا چاہتے ہوں، اور ایسے حال میں پڑھا جائے جبکہ لوگ اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہوں۔ آج کل لاؤڈ سپیکروں پر قرآن پاک کی تلاوت کا جو طریقہ رائج ہے وہ کسی کے نزدیک بھی پسندیدہ نہیں ہے۔ ایصال ثواب کے لیے قرآن پاک پڑھنا ہو تو اسے باوقار انداز سے ایسے لوگ پڑھیں جو خشوع اور خضوع کے حامل ہوں، اور مجلس میں سننے والے ایسے لوگ ہوں جو اسی غرض سے بیٹھے ہوں۔ خطبات جمعہ میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال حسب ضرورت اور حسب حاجت ہونا چاہیے۔ ایسی شکل سے احتراز کیا جائے جس میں لوگوں کی نمازیں متاثر ہوں، مختلف مساجد کی جماعتوں کے اندر خلل پیدا ہو، اور نمازی اپنی تسبیحات اور قرات بھول جاتے ہوں۔ لاؤڈ سپیکر کا استعمال چندہ کے لیے نامناسب ہے۔ اسی طرح حمد اور نعت خوانی کے لیے بھی اسے ایسے مواقع پر استعمال کرنا چاہیے جب لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔ لاؤڈ سپیکر پر نماز جنازہ کا اعلان کیا جاسکتا ہے۔ شبینہ میں بھی لاؤڈ سپیکر کا استعمال مسجد تک محدود ہونا